سوال

ہی رقوم(222)-

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالی نے ہمیں مال ودولت اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امریکی بینکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اسی لئے ہم سے بینکوں والے بہت خوش ہیں اوروہ ہمیں بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقوم کو ان بینکوں میں چھو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہد!

ی بینکوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بینک مسلمانوں کے، ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی بینکوں میں رقوم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے بینکوں میں رقوم رکھنے پر مجبور ہوجائے اوروہ سود نہ ۔

شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ارشاد باری تعالی ہے :

فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ(الانعام ۶/۱۱۹)

ے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے) لئے ناچار ہوجاہ۔''

شخص سود لینے کے لئے ان بینکوں میں اپنی رقوم رکھے تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر الکبائر میں سے ہے، اللہ تعالی نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ سود بلآخر نابود ہوجانے والا ہے اور جو شخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اور ا

الَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ(البقرة ۲/۲۷۴)

اور پوشیدہ وظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اوران کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔''

یا:

ءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ(سبا ۳۴/۳۹)

خرچ کروگے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

زکوۃ وغیر زکوۃ سب کو شامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کردینے سے اللہ تعالی بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کے لئے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالی اسے سربلند فرمادیتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے اور ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات واحادیث ہیں۔

صاحب مال جہالت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے، پھر اللہ تعالی اسے رشد وبھلائی کی ہدایت عطا فرمائے تو اسے چاہیئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کردے اور اپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہوجاتا ہے، اسے تباہ وبرباد کردیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فر

بَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ(البقرة ۲/۲۷۶)

مٹاتا ہے اور صدقے خیرات کو بڑھاتا ہے۔''

((واللہ ولی التوفیق))